بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارحم عالم ﷺ

(غیر منقوط نعتیہ کلام)

شاعر!

سائل (ڈاکٹر منظر پھلوری)

N Z P

ضابطہ

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

ISBN: 978-627-7821-03-6

نام کتاب	:	ارحمِ عالم (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)
شاعر	:	سائل (ڈاکٹر منظر پھلوری) 0300-8175405
تزئین	:	علی حسن زیدی
سِنہ اشاعت سوم	:	1 جنوری 2025ء
کمپوزنگ	:	حسن علی منظر، سیف علی منظر
سرِ ورق	:	سید حسن زیدی
ناشر	:	زیبِ نظر پبلی کیشنز (لاہور)
قیمت	:	1500 روپے

Reg 9786277821

زیبِ نظر پبلیکیشنز

عروجِ ادب ہماری اوّلین ترجیح

ملتانی کالونی شیلر چوک باغبانپورہ لاہور

شکیل احمد زیب 0323-4592930

لا اِلہَ اِلّا اللہ محمد الرّسول اللہ

تعارف

خاندانی نام	:	عبدالمجید افضل
قلمی نام	:	ڈاکٹر منظر پھلوری غیر منقوط نعت کے لیے (سائل)
شرفِ تلمذ	:	شبیر احمد ساجد المعروف ''ساجد مہروی رح''
		سید مختار علی گیلانی شاہ
تعلیم	:	پی ایچ ڈی اردو
مستقل سکونت	:	اڈّہ پھلور، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

اعزازی مدیر۔ ''ساغر میگزین'' ملتان

تصانیف	:	دل کے آنگن میں ۔۔۔(شاعری مجموعہ)
		قرباں شہہ والا ﷺ ۔۔۔(نعتیہ مجموعہ)
		ہم اور لوگ ہیں ۔۔۔(شاعری مجموعہ)
		کیسے کہہ دوں مرے ملک میں امن ہے ۔۔۔(طویل نظم)
		ماہِ حرا (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)
		والیِ لولاک (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)
		سارے اسم محمدؐ کے (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)
		اساسِ اَدِلّہ (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)
		سوائی مصرعی مدحِ رسول (غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)

انتساب

❁

❁

❁

{رسولِ اکرم ﷺ کے والدِ گرامی اور والدہ مکرمہ کے واسطے}

لسٹ

* * * * *

''محامدِ وراء المعرّا'' کے لکھاری اـــــ کی رائے

کلامِ معرّا کی اولیٰ ہسٹری کی رو سے اوّل الاوائل، اصلی اِلٰہ کہ وہ اِلٰہ العوالم ہے، کا اسمِ گرامی ''اللہ'' معرّا ہے۔ اس کے علاوہ اِلٰہ العوالم کے کئی دوسرے اسماء معرّا ٹھہرے:

ملک سلام مصور حکم عدل علی واسع

ودود ولی محصی حیّ واحد احد صمد

اوّل والی مالک معطی ھادی

الملک

اس طرح مور دِ لولاک، اساسِ عوالم، سردارِ رسل، اللہ کے مرسلِ وداعی، ہمارے رسولِ اکرم صلّی اللہّ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم کا اِسم اوّل محمد صلّی اللہّ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم معرّا ہے اور اس کے ہمراہ ہمراہ سرکار کا وہ اسمِ گرامی کہ وارد اُولیٰ کلام اللہ ہوا وہ احمد ہے اور معرّا ہی ہے۔ اس کے علاوہ سرکارِ دو عالم صلّی اللہّ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم کے کئی دوسرے اسماء گرامی معرّا ہوئے:

طٰہٰ طٰس حٰمٓ عادل اُمّی عالم طاھر

مطّھر امام اوّل محلّل محرّم آمر مکّی

اولیٰ مولیٰ محمود حامد ماحٍ داعٍ ھادٍ

مھدٍ رسول

اُمّہ محمد صلّی اللہّ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم کی ہسٹری کی رُو سے معرّا طورِ کلام کے موسّس، مولا علیؑ ہوئے۔ لکھا ہے کہ کسی گھڑی گروہ ہمدماں[۲] سے اک ہمدم کی اور[۳]

سے سوال اور دعویٰ ہوا کہ کلامِ معرّا، کہ لساں کے معرّا اساسی کلموں سے ہی مرصّع ہو، کمال محال کام ہے___ معاً دوسرے ہمدم کی اور سے دعویٰ ہوا کہ اسی طرح اساسی کلموں کے کلمہِ اوّل (ا) سے اک دم عاری کلام، دوسرا محال کام ہے___ ہر دو ہمدموں کے سوال اور دعوے مسموع کر کے اُسی لمحے مولا علیؑ اُٹھ کھڑے ہوئے اور صدائے عالی سے اک مسلسل، مدلّل اور مطوّل کلام سامعوں کو مسموع کروا ڈالا کہ وہ مکمل ڈاٹ[۴] سے معرّا (Dot less) دِکھا___ اس سے آگے دوسرے کلام کا کہہ کر اک دگر مطوّل کلام مسموع کروا ڈالا کہ وہ کلمہ اوّل "ا" سے معرّا و عاطل رہا۔ امامِ اوّل، اسدِ الٰہی، مولا علیؑ کے ہر دو محوّلہ کلاموں کو اسلامی ہسٹری لکھے ہوئے ہے۔

کسی سائل کے دمِ سوال اور مدعی کے دمِ دعویٰ، اُسی لمحے اور اُسی دم دو الگ الگ طرح کے معرّا اور مطوّل کلاموں کا صدور، مولا علیؑ کے علم کی اعلیٰ سطحی کا عکاس ہے اور علمائے اولادِ آدمؑ کے عمومی لائحہِ عمل سے اک دم ہٹ کر ہے۔ اور لا کلام مولا علیؑ کا ہی کام اور حصّہ ہے___ مگر اسطرح کا سارا کمال اس لئے ہے کہ سرکارِ دوعالم صلّی اللّٰہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم، کارواں سالارِ اُمم، موردِ وحیِ الٰہی اور دلدارِ الٰہی، محمدِ ھادی و مہدی صلّی اللّٰہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم کی طاہر و مطّہر لساں سے کلمہ ہائے **لَحمکَ لَحمِی دَمُکَ دَمِی**[۵] .... مولا علیؑ ہی کے لئے ادا ہوئے۔ اور اس کے علاوہ اس مراد و مدلول کے کلمے ادا ہوئے کہ:

''محمد صلّی اللّٰہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم علم کا مصر، اور علی اس کا در ٹھہرے''

دراصل درگاہِ الٰہی کے اعلیٰ لوگوں کا معاملہ اور ہے اور ہمارا اور_____ ہم کم علم و عاصی لوگ محوّلہ مَولاؤں کے درآوردہ اور مملوک ہو کر ہی کسی کمال کے حامل ہو سکے اور اللّٰہ معطی کی الگ عطاؤں سے واصل ہوے__ ہسٹری اس طرح ہے کہ اللّٰہ واسع الکرم اس سلسلہِ معرّا گوئی کو، کہ حمدِ الٰہی اور مدحِ رسول سے مملو رہی، مرسلِ و داعی کی اُمّہ کے دروں اس طرح رواں کئے رہا کہ عہدِ مولا علیؑ سے لے کر الٰی عہدِ حال (۱۴۳۳ھ) کوئی اٹھارہ سے کم لوگ اس طور کے اہلِ علم ہوئے کہ وہ اہل دہر کو معرّا کلام اور معرّا لکھائی کے کامگار ماہر

دِکھے۔علی العموم ہر معرّا گو ہَو لے ہَو لے، ٹھہر ٹھہر کر، ٹائم لگا لگا کر، معرّا کلموں کو اکٹھا کر کر کے سُدھے[6] اور مرّ ہ[7] سے کام لے لے کر ہی معرّا کلام کو سُدھارے اور سڈھال کرے ہے گو کہ کمال کا مُسرع لکھاری رہا ہو (اس طرح کا کلام علی العموم ''آورد'' مصطلح ہُوا ہے حال آں کہ واحد اسی کے لئے اصطلاحِ ''آورد'' کا احصار عدل سے عدول ہے) اسی لئے محوّلہ معرّا گوؤں کے رسالے (اگر کوئی ہوں) مہ و سال کے عرصے لے کر ہی مکمل ہوا کئے۔

محوّلہ معرّا لکھائی کے ماہروں سے کوئی دو سُدس عمومی[8] معرّا لکھائی (Dot less prose) کے ماہروں کے علاوہ کوئی دس اک لوگ اس کمال کے حامل ہوئے کہ وہ عمومی معرّا لکھائی کے ہمراہ ہمراہ معرّا مصارعِ گوئی[9] کے ماہر ہو کر الگ سے آگے آئے۔

مطلع ہوں کہ مصارع گوئی اردو کی ہو کہ کسی اور لساں کی، مسلمہ طور اور ہمہ ہر حال دوسری عمومی لکھائی سے محال کام ہے اسی لئے مدّاحِ رسول صلّی اللہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم مصارع گو اک طُرّہ ِکمال کے حمّال کہلائے۔

اسی طُرّہ کمال کے حاملوں کی محدود سی ٹولی سے اک مرے معاصر، اک سعد الطالع، ماہرِ کلامِ معرّا مصارعِ گو، مکرّمی سائلؔ[10] کا رسالہِ مدحِ رسول الموسوم ''ارحم عالمؐ'' مطالعے کے لئے ملا۔ لاکلام مکرّمی سائلؔ کو اس کمال کا حصول اللہ معطی و اعلم کے کرم اور رسولِ اکرم صلّی اللہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ وسلّم کی درآوردگی ہی سے ہُوا ہے۔ اور لامحالہ مدّاحِ ممدوحِ الٰہی کے طور اور اس کمال کی مدّاحی کے حوالے سے مکرمی سائلؔ کا اسمِ گرامی، حال سے الٰی المعاد روٴسائے اہلِ علم کی لسٹ کا حصہ رہے گا اور وہ عموم سے ہٹ کر اللہ کی عطاؤں کے محلّ و مورد ہوں گے ___ مکرمی سائل کے اس رسالہ مدحِ رسول کے مطالعے سے کُھلا کہ اس کے دروں مصارع گو کمال کارداری سے سہل و سادہ عمدہ کلامی کے لئے کامراں رہے اور اس طرح کی کامگاری کی اک عکاس سائلؔ کی اک کم سے کم، کم سے کم طولِ مصرعہ کی حامل مصارع گوئی ہے۔ مطالعہ ہو:

اس کی عطاء ہے
ہر لمحہ ہے

اسمِ محمد
دل کی دوا ہے
سارا عالم
اس کا گدا ہے
سائل ؔ در سے
لگ کے کھڑا ہے

اسی طرح کا اک دگر کلام ہے:

کامل ہر دم
عادل ہر دم
رحم و کرم کو
مائل ہر دم
سارا عالم
سائل ؔ ہر دم

عطائے الٰہی اور وِلائے دلدار الٰہی کے حوالے سے دلائلِ سائل کی کومل کاری اور اسرار رسائی کی طرح داری، اس سطحِ عالی کی حامل ہے کہ وہاں وصلِ الٰہ العالم کا واسطہ رسولِ مکرّم ہوئے ___ اور ___ رساِ درگاہِ رسولِ مکرّم کی اساس، اِلٰہ العالم کا کرم و احساں ہوا ہے۔

احساں ہے محمدؐ کا ملا اسمِ الٰہی
اللہ کا احساں ہے ملا اسم محمدؐ

''ارحمِ عالم'' کے لکھاری، مکرّمی سائل ؔ کے ہاں اس عالم اور اُس عالم، ہر دو عالموں کے دوراں رسول اکرم صلّی اللہ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ و سلّم کے رحم و کرم کا آسرا ہر گاہ درکار رہے، ہر حال درکار رہے، اور ہر کسی کو درکار رہے۔ مرحیٰ مرحیٰ اس معاملے کو کس طور عمدہ اور دلآرا سطور سے مرصّع کر کے لکھا ہے:

اک اسی در سے لگے ہم سے کئی اک سائل
ہم کو ہے آسرا درکار رسولِ اکرم
اس کی ادائے رحم و کرم سے دمِ معاد
سائل ؔ سے عام لوگوں کو اک حوصلہ ملا

''ارحمِ عالمؐ'' مدحِ رسول کا اک اس طرح کا گُل کدہ ہے کہ اس کے دروں طرحوں، کلموں اور مُرادوں کی رُو سے مطالع کو طرح طرح کی گل کاری ملے گی__ ارحم عالم کا اک مطوّل حصہ اس طرح کے کلام کے دوسو دو مصرعوں کا حامل ہے کہ وہ مولائے روم کے عالمی ساکھ کے حامل رسالہ[۱۱] اور اہلی کے رسالہ'' سحرِ حلال''[۱۲] کا ہم طورِ کلام[۱۳] ہے اس طورِ کلام کا طرّہ ہے کہ دو مصرعوں کا ہر سٹ[۱۴] دوسرے سٹوں (Sets) سے الگ ہوگا۔ اس طورِ کلام کی حامل،'' ارحمِ عالمؐ'' کی مدح سرائی کمال والٰہی مرسل اکرم، دِلی سرُ ور اور صدائی ردھم سے مَملُوّ ہے۔ مطالعہ ہو:

صَلِّ علی وہ اوّل مرسل
صلّ علیٰ وہ اکمل مرسل

ہوئے اکٹھے اس کے دوارے
سارے دکھ اور درد کے مارے
صلِّ علیٰ وہ ہادیِ دوراں
اس کے سائل لاکھوں احساں

کلام معرّا ہو، کہ معکوسِ معرّا، ہر مسلم کو معلوم ہے کہ محامدِ سرکارِ دو عالم صلّی اللہّٰ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ و سلّم کا حصر و احصاء آدمی کے لئے معدوم الامکاں ہے۔ مگر ہمہ اس کے ہر دلدادہِ محمد صلّی اللہّٰ علٰی رسولہ و آلِ رسولہ و سلّم کا دل معمورِ ارادہ وارماں ہے کہ دلدارِ الٰہی کی مدح سرائی کر کے دمِ معاد مملوک و مداحِ رسول معدود ہووے۔

سائل ؔ کی مدح سرا ِ ممدوحِ الٰہی،'' ارحمِ عالمؐ'' کہ کلامِ معرّا کے طُرّہِ کمال کی حامل

ہے، اللہ کے کرم اور مہرِ رسول سے، گل ہائے مدحِ رسول صلّی اللّٰہ علٰی رسولہ وآلِ رسولہ وسلّم سے مسکائے مہکائے ہار کے اک گلِ معطر کے طور ___ اور آلی وِلائے رسول سے مرصّع مالا کے اک گوہرِ لمعہ دار کے طور، دائم معدود ہوا کرے گی۔

دعا ہے کہ سائلؔ کی اس سعیِ صالح کے حوالے سے، وہ اللہ و رسول کے ہاں سے مطرِ اکرام وعطاء کے مورد ہوں ___ سائلِ درِ رسول صلّی اللّٰہ علٰی رسولہ وآلِ رسولہ وسلّم کا داماں دائمی سکھوں سے معمور رہے اور ہر طرح کا دکھ درد دُور دُور رہے ___ اللہ ورسول گام گام مددگار ہوں اور مآل کار، دم معاد سائلؔ کا مگار ہوں۔

سیّد مختار گیلانی

۱۔ محامدِ وراء المعرّا کے لکھاری : سیّد مختار گیلانی

۲۔ گروہِ ہمدماں : صحابہ کرام کی جماعت

۳۔ اور : طرف (اور بروزنِ مور)

۴۔ ڈاٹ سے معرّا : نقطے سے خالی

۵۔ لحمک لحمی دمک دمی : حدیث پاک یعنی اے علی تیرا گوشت میرا گوشت اور تیرا خون میرا خون ہے۔

۶۔ سُدھ : عقل، فہم، تدبیر

۷۔ مِرّہ : عقل، قوّت

۸۔ عموی معرّا لکھائی : غیر منقوطہ نثر

۹۔ معرّا مصارع گوئی : غیر منقوطہ شاعری

۱۰۔ سائلؔ : منظر پھلوری المتخلّص سائلؔ جو مجموعہ ہذا کے مصنّف ہیں

۱۱۔ مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی

۱۲۔ اہلی شیرازی کی مثنوی ''سحرِ حلال''

۱۳۔ یعنی سائلؔ کا یہ کلام بھی مثنوی کے انداز میں ۱۰۱ اشعار پر مشتمل

۱۴۔ شعر

۱۵۔ ردیف

معریٰ مدح سرکارِ دو عالمؐ ''ارحمِ عالمؐ''

مدحِ سرکارِ دو عالمؐ کا سلسلہ دہر کے مطلع اول سے ہے۔ مدحِ سرورِ دو عالمؐ کارِ اعلیٰ ہے۔ اک عملِ سعد اور سعیءِ اعلیٰ ہے۔ مدح اللہ کی عطا ہے۔ اسے دوام حاصل ہے۔

معریٰ مدح اور اعلیٰ ہے۔ کلمہ اول معریٰ ہے۔ اسمِ اللہ و اسمِ سرکار معریٰ ہے۔ رسالہ مدحِ محمدؐ ''ارحمِ عالمؐ'' کا لکھاری سائلؔ درِ احمدؐ کا سائل ہے۔ اسے مدح درِ محمدؐ سے حاصل ہوئی۔ وہ ولائے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حامل ہے۔ اس کی ادا والا و اعلیٰ ہے۔ لوگوں سے اسے داد ملے گی۔

اس کا رسالہ حمدِ الٰہی سے لکھا ہوا ہے اس کی حمدِ الٰہی کی ادا اعلی اور عمدہ ٹھہری ہے۔ اس کا کہا اسرار سے مرصع ہے۔ حمد اللہ کو صدائے دل کا اسم ہے اور اس کی حمد اللہ کو صدا دے رہی ہے۔ دعا دے رہی ہے۔ عطا کی دعا کر رہی ہے۔ رحم کی دعا کر رہی ہے۔ گدا سوال کرے۔ اللہ عطا کرے گا۔ اس کا کام ہے وہ دے گا اور وہ طول عرصے سے گداؤں کو دے رہا ہے سائلوں کو عطا کر رہا ہے۔ سوال لے رہا ہے۔ عطا کر رہا ہے۔ آدمی کو روٹی دے رہا ہے۔ لو کہو کہ ہمارا سائلؔ کس طرح کا احساسِ حمد رکھے ہوئے ہے۔

روگ کا درد کا سارے دکھوں کا رد
آسرا ہے اسی کا اسی کی اماں
مالک و مولا ہے وہ وہی ہے احد
حکم اس کا رواں ہے کراں سے کراں
وہ احد وہ صمد اس کی حمدِ لا حد
اس کا ہم سر کہاں وہ ہے ہر سے کلاں

حمد کرکے وہ مدحِ رسول اکرم کررہا ہے۔ وہ سرکارِ دوعالم کے معریٰ اسمائے گرامی کا دل سے ورد کررہا ہے۔

اسے رسول ﷺ کے معریٰ اسماء مورد لولاک، اساسِ عوالم، اللہ کے مرسل و داعی، اور ہمارے رسول اکرم لکھ کر داد ملی اور مدح عطا ہوئی۔ اس کا معریٰ رسالہ اس کے طاہر دل کا ظہور دکھا رہا ہے۔ اس کا ولولۂِ ولائے رسول اعلیٰ ہے۔ اس کی ادائے لکھائی عمدہ ہے۔ اس کی مدح سرائی کی اساس ولا ہے۔ مصدرِ عالم، محورِ عالم، سرورِ دوعالم اور ادراک و آگہی کے مطلع اولیٰ کی مدح سرائی کارِ گراں اور آدمی سے وراہے۔ مدحِ محمد ﷺ اللہ کا کام ہے۔ آدمی اس کا عکس ہے۔ سائل کے ہمراہ اللہ ہے۔ اس لئے اسے مدحِ سرور ملی ہے۔

اس کی ساری عمر کی اوکڑ سرکار کی مدح سے آساں ہوگئی ہے۔ اسے وہ عمرِ مہمل لکھ رہا ہے مگر اسی عمر کو مدح سرکارِ دوعالم عمرِ کار آمد کرگئی۔ اور اس کام کے سارے مراحل سہل سے طے ہو گئے۔ کس کو معلوم ہے کس کی دعا کام آگئی۔ ماں کا کہا کام آئے اور والد کی ولا کام آئے۔ اصل عطا اللہ کی عطا ہے وسائل والد اور والدہ کی دعا دے رہی ہے۔ اور اللہ عطا کررہا ہے۔ سائل گدا کے طور لے رہا ہے۔ اعلیٰ لے رہا ہے۔ عمدہ صلہ دے رہا ہے۔ مدح کے طور۔ ہر دور اس کا طور مدحِ رسول رہا ہے۔ ہر لمحہ محمد کی ولا میں کٹا۔ اس کا اعلیٰ ولولہ ہے۔ اس کا اعلیٰ صلہ ہے۔ اللہ کا دلار رسول اس کی ہمراہی کررہا ہے۔ اسی مدد سے اس کے لئے معریٰ مدح کا کوہِ گراں راہِ سہل ہوا ہے۔ کوئی رکاوٹ، رکاوٹ کہاں؟ کوئی اوکڑ اوکڑ کہاں؟ ہر اور اور ہر دور سہل ہی سہل ہے۔ مدح کی ولا کا کمال ہے۔ اعمال کی عمدگی کا صلہ ہے کہ سائل کو معریٰ مدح الہام ہوئی ہے۔ سائلؔ کو کہاں لکھا آئے اسے اللہ سے لکھا ہوا ملا۔ اس کا مصرعہ مصرعہ الہام کی رو سے عطا ہوا ہے۔ اسے رسولِ اکرم اور محمودِ مکرم کے اعمالِ صالحہ اور احوالِ مسلمہ کی لکھائی درکار ہے۔ اور وہ معریٰ ادا اور معریٰ ادا لے رہا ہے۔

اس لئے اسے مدح کا حوصلہ ہوا ہے۔ اس کی ولا کھل کر آ گئی ہے۔ اسے کم علمی کا احساس ہے۔ مگر اللہ ہمراہ ہے۔ کس کا ڈر؟ کس کی کمی؟ اللہ مدحِ سرورِ مرسلاں کے وسائل

دے رہا ہے جومعریٰ اکھر ہے۔اسے مدح گوئی کا حوصلہ ہادیء، کامل اور رسولِ اکرم ومکرم کی ولا اور عطا سے اعلیٰ اور عمدہ حوصلہ ملا ہے ۔ اس کے لئے معریٰ مدح اوکھی کہاں؟ وہ گدائے درِرسول ہوااوراسے مدح کی روٹی گدائی عطا کے طور مل گئی۔

اس کا رسالہ دکھائے گا اس کی ولائے رسول کس طور کی ہے۔کس ادا کی ہے۔اہلِ علم کا اصرار ہوگا کہ وہ لکھے اور لکھے۔لکھے جائے کہ اس سے اہلِ علم کو آسودگی ملی۔اور ہر دل کو سکوں ملا۔کالی کملی والے کی معریٰ مدح وکھری ادا کا حاصل ہے۔اس طور کی مدح سائلؔ کا ہی حصہ ہے۔رسالہ معریٰ مدح کلام اور ولا سے مرصع ہے۔

دل کا وہ آسرا اور مسلسل کرم
در اسی کا ہمارا ہے دارالاماں
واسطے سارے عالم کے ارحم وہی
اسم اس کا ہے سائل وریٰ سے وریٰ

وہ مادی اور اصلی دہر اور دور کا کامراں آدمی ہے۔اس کے واسطے اللہ کی اور سے ہر سہل آ گئی اور مدح کا کام آساں ہوا۔ہر مرحلہ آساں ٹھہرا۔اللہ کے آگے اس کا رسالہ ''ارحمِ عالمؐ'' اس کے لئے کام کرے گا اور اس کے کام آئے گا۔اس کارِ مدح کے لئے اللہ اور اس کے رسول مکرم کی ولا سدا سائلؔ لکھاری کے ہمراہ رہی ہے اور آگے والے دم کے دوراں رہے گی۔اس کی صدائے دل اس کے کام کرے گی اور اس کے کام آئے گی۔لوگوں کو معلوم ہوگا کہ رسالہ ''ارحمِ عالمؐ'' اک اعلیٰ اور عمدہ لکھاری کے دل کی ولا کا اعلیٰ اور عمدہ حال ہے۔

اس کی دعا سرکار سے ہے سرکار اسے دے کر عطا سے مالا مال کر رہے ہوں اور وہ مدح کر رہا ہو۔کہو کہ کس طور کی مدح ہے:

اے کرم کی گھٹا المدد المدد
اے وریٰ سے وریٰ المد د المدد
اے دلارِ الٰہی ہو دائم کرم
دور کر دو مرے سارے درد و الم

اس کا اکھرا اکھرولا سے گھرا ہوا ہے۔سرکار کا دورِ اعلیٰ ہر لمحہ اس کے آگے ہے۔وہ اس سے کسی لمحہ ہٹا ہوا کہاں ہے؟ معریٰ مدحِ رسول کے دور اور طور کی سائلؔ کی کارکردگی اعلیٰ اور عمدہ ہے۔اللہ اسے اس کے اس اعلیٰ کام کا صلہ دے گا۔وہی حوصلہ دے رہا ہے وہی صلہ دے گا۔

اہلِ علم اور اہلِ مطالعہ سائلؔ کو داد اور دعا دے گا۔اللہ مدحِ رسول کا اس کا حصہ وصول کرے اور اسے اور عطا کرے۔

سائلؔ کی دعا کا سائل، گدائے درِ رسول، کوئے سرکار کی دھول

ریاض احمد قادری

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ انگریزی
گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج سمن آباد فیصل آباد

''ارحمِ عالم'' کا سائلؔ

اللہ کے کرم سے، سائل کو سرورِ دوعالم ﷺ کی مدح سرائی کا علم حاصل ہوا۔ رسولِ اکرم ﷺ سرورِعالم ﷺ کا کرم ہی کرم اور عطا ہی عطا ہے کہ سائل حضورِ اکرم ﷺ کی مدح سرائی کر رہا ہے۔ سائل کا اصل محور سرکار ﷺ کی مدح سرائی ہے۔ وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے در کا گدا ہے۔ وہ درِرسول ﷺ کے گرد صدا دے رہا ہے۔

اِسی در کا ہی گدا ہوں، اُسی در کی ہے گدائی
وہی در ہی آسرا ہے مری عمر کی کمائی
وہی در ہوا ہے عالی اسی در کا ہوں سوالی
اُسی در کا ہو ، کھڑا ہوں لئے کاسۂ گدائی

درِرسول ﷺ کا گدا، راہِ عمل کا راہی سائل کہہ رہا ہے

ہر گل کدہ کھلا ہے محمد ﷺ کے واسطے
مالک کی ہر عطا ہے محمد ﷺ کے واسطے
صلِّ علیٰ کا ورد کلامِ مدام ہے
ہر دل کی ہر صدا ہے محمد ﷺ کے واسطے

''ارحمِ عالم'' کے سائل کا اصل مدعا درِ محمد ﷺ کی گدائی ہے۔ رسولِ مکرم ﷺ سے دلِ سائلؔ کا معاملہ، رِدائے کرم وعطا والا ہے۔ مدحِ سرکار ﷺ کہاں اور کہاں

سائلؔ و طاؔہر، مگر الہٰ العوالم کا کرم ہے کہ، سائلؔ دل کی گہرائی سے مدحِ سرکار ﷺ کر رہا ہے۔

محورِ مہر کہوں راحمِ اعدا لکھوں
دہر کے راہِ عمل کا اُسے اسوہ لکھوں
اس کو سردارِ رُسل ﷺ ، آسرا عالم کا کہوں
اس کو حاکم کہوں اور اسریٰ کا دولھا لکھوں

ارحمِ عالم کے اسمِ مکرم کا ورد کر کے سائلؔ مسرور ہے۔ اس لئے کہ رسولِ اکرم ﷺ کی مدح سرائی سے اُسے آگہی ملی ہے۔

دلِ طاہر کہہ رہا ہے کہ سائلؔ کے کلام سے لوگوں کے دلوں کو سرور ملے گا۔

اے اللہ! سائلؔ کو صدا مسرور رکھ، اور اُس کے گھر والوں کو گلوں سے مہکی ہوئی رِدا عطا کر دے اور سائلؔ کی سعی کو دمکا کر اس سے لوگوں کے دلوں کو مہکا دے۔

شاعرِ حمد و نعت طاہر سلطانی

مدیر: ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی
مدیر: جہانِ حمد (کتابی سلسلہ) کراچی
چیئرمین: حمد و نعت ریسرچ سینٹر، کراچی

ا۔ ''ارحمِ عالم'' کے مصنف منظر پھلوری نے غیر منقوط نعتیہ شاعری کے لئے اپنا تخلص ''سائلؔ'' رکھا ہے۔

مدعا

اول کلام اللہ کے اسم سے اور لاکھوں سلام اللہ کے دلدار کے لئے سارا کرم دلارِ کردگار کا ہے کہ ''ارحمِ عالمؐ'' مکمل ہوئی۔ دراصل ارحمِ عالم رحم وکرم اور مہر وعطا کے سلسلوں کی اک کڑی ہے۔ مدحِ رسول اک مسلسل عمل اور دلوں کے طہور کا عکس ہے، لمعۂ مطہر ہے، گل کی مہک ہے، عالم کی دمک ہے۔ مدحِ رسول دراصل اسلامی حکم سے اعمال کی عمدگی ہے۔ علم اور عمل کا احساس ہے، مصرعہ مصرعہ الہام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیٰ رسولہ وسلم کے احوالِ صالحہ کی لکھائی دراصل مدح ہے۔ اس کلی علم کے مصدر اور محور ادراک وآگہی کی مدح سرائی 'الاماں الاماں' مگر اس کم عمل اور کم علم کو سرکارِ دو عالم سے آگہی ملی ہے۔ کئی کلمے کئی ماہ کی مسلسل سعی سے حاصل ہوئے۔ ''ارحمِ عالمؐ'' کا ہر کلمہ اور ہر کلام دلدارِ الٰہی کے لاڈ اور دلار سے مرصع ہے۔

لامحالہ اس کام کا حوصلہ ہی محال ہے مگر اس محال کام کی رکاوٹوں اور اس کام کے کوہِ گراں کے سارے مراحل اللہ اور اس کے دلارے کے کرم سے اس طرح طے ہوئے کہ ہر لمحہ سہل معلوم ہوئے، گو اس کم عمل، کم علم اور عاصی کی ساری عمر مہمل کاموں سے گھری رہی مگر اللہ کی مہر اور سرکارِ دو عالم کے کرم سے ''ارحمِ عالمؐ'' کے لئے کارآمد ہوئی۔ ہر عہد مدحِ رسول کا عہد اور ہر دور رسولِ مکرم کا دور ہے۔

سائل علمی طور سے کم ہے اور اس کو اس کمی کا احساس ہے مگر ہادیٔ کامل صل اللہ علیٰ رسولہ وسلم کی مہر و عطا سے حوصلہ ملا۔ سائل کا اسمِ اعلیٰ محمد ﷺ ہے، سائل کو گدائی کی روٹی در رسول ﷺ سے حاصل ہوئی ہے۔

اہلِ علم اور اہلِ مطالعہ کو گہرا علم ہے کہ کلام کو عاطلہ سے مرصع کر کے مدح سرائی محال کام ہے مگر ''ارحمِ عالمؐ'' ساری کی ساری کالی کملی والے کی عطا ہے۔ مدحِ رسول ﷺ سے آسودگی کا اس طرح حصہ ملے گا کہ عالمِ مادی ہو عالمِ معاد مداحِ محمد ﷺ کامراں ہوگا۔

مرے واسطے ''ارحمِ عالمؐ'' ہر طرح سے اہم ہے، کل کو دم معاد اللہ کے آگے ''ارحمِ عالمؐ'' ہی کام آئے گی وہ اس لئے کہ سارے عالم کا ہمدرد وہی اللہ کا دلدار اور لاڈلا ہے، اللہ اور اس کے رسول کی مدد ہمراہ ہے اور سدا رہے گی مدح کے اک اور رسالے کی سعی کروں گا۔

اللہ سے دلی دعا ہے کہ اللہ ہر کسی کو کھری محمد ﷺ کی والہی اور ولا عطا کرے اہلِ علم اور اہلِ مطالعہ سے سوال ہے کہ اگر وہ ''ارحمِ عالمؐ'' کے مطالعہ سے کسی سہو اور علمی کمی سے آگاہ ہوں وہ سائل کو آگاہ کر کے اور اطلاع دے کر دعاؤں کے حامل ہوں۔

دعاؤں کا سائل

سائل

(ڈاکٹر منظر پھلوری) اڈا پھلور تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

03008175405

حمدِ اِلٰہ

وہ ورائے مکاں ماورائے گماں
ہر کسی کی صدا ہے وہی حکمراں

حمدِ لا حد کہوں اس کی ہر ہر گھڑی
مہکا مہکا اسی سے ہے سارا سماں

مالک و مولا وہ ہے وہی ہے احد
حکم اس کا رواں ہے کراں سے کراں

وہ احد ، وہ صمد ، اس کی حمدِ لا حد
اس کا ہمسر کہاں وہ ہے ہر سے کلاں

مالکِ کُل وہی اور وہی ہے اللہ
اس لئے اسم اس کا ہے وردِ لساں

روگ کا ، درد کا ، سارے دکھوں کا رد
آسرا ہے اُسی کا اُسی کی اماں

سائلِ لا دوا کو عطا ہو کرم
درد سے دور حاصل ہو عمرِ رواں

* * * * *

مدحِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حدِ ادراک سے ماورائے گماں
وہ وریٰ الوریٰ کوئی اس سا کہاں

وہ عطائے الہ ، سائرِ لا مکاں
ہادیء کل وہی مرسلِ مرسلاں

اس کو لاکھوں کروڑوں درودو سلام
لا مکاں اور مکاں کا ہے وہ حکمراں

دل کا وہ آسرا اور مسلسل کرم
در اسی کا ہمارا ہے دارلاماں

وہ عطا ہی عطا مرہمِ درد وہ
ورد ہر دم کرے ، ہر گھڑی ہر لساں

ہے ولائے محمد کی مہر و عطا
عاصی و کم عمل ہوگئے کامراں

روح کے درد کا اک وہی آسرا
مولائے کُل ہمارا ہماری اماں

آئی ماحول سے ہر کسی کی صدا
سکہ اسمِ محمدؐ کا ہر سو رواں

سارے عالم کو اس سے مدد ہے ملی
کملی والا ہوا ہر اماں کی اماں

اس کے در سے ہی سائلؔ کو روٹی ملی
اس کے در کے سوالی ہوئے کامراں

آگئے آگئے وہ مدد کے لئے
مہکا مہکا ہے سائلؔ دلوں کا سماں

* * * * *

اللہ کے کرم کا رواں سلسلہ ہُوا
صلِّ علیٰ ہی درد و الم کی دوا ہُوا

دائم کرم سے گُل کدہ دل کا ہرا ہُوا
اسمِ رسولؐ سے مرا ہر ڈر ہَوا ہُوا

وہ آسماں کرم کا ہے ساماں ہے سُکھ کا وہ
عمرِ رواں کو مہر سے ہی حوصلہ ہُوا

اسمِ امامِ مرسلاں درماں ہے روح کا
اسمِ امامِ مرسلاں دل کی دوا ہُوا

اسمِ گرامی اس کا کروں ورد ہر گھڑی
اس کے کرم سے حل مرا ہر مسئلہ ہُوا

سرکار کا سوالی ہے سائل اسی لئے
سائل کی ہر دعا کا وہی مدّعا ہُوا

*****

سارے عالم کا وہ حاصلِ مدّعا
وہ ہے دل کی دوا وہ کرم کی گھٹا

وہ ہے داعی وہ ساعی وہ مہر و ولا
رحم کا سلسلہ اس کے در سے ملا

وہ ہے دلدارِ عالم دلارِ اِلٰہ
ورد ہر اک لساں کا ہے صلِّ علیٰ

ہم کو امداد درکار ہے اے رسولؐ
ہر گھڑی کلمہ وردِ لساں اک ہُوا

اسمِ احمدؐ سے حاصل ہے آسودگی
طے ہُوا اسمِ احمدؐ سے ہر مرحلہ

سائلوں کی دعا ہے کرم اے رسولؐ
لے کے آئے وہ درد و الم کی دوا

وہ اللہ کا ہے دلدار ، ارحم کرم
مہر کا سلسلہ ہے وہی آسرا

واسطے سارے عالم کے ارحم وہی
اسم اس کا ہے سائلؔ وریٰ سے وریٰ

*****

ہے احساں کلام اللہ لائے محمدؐ
دلوں کو ہے حاصل ولائے محمدؐ

سہارا محمدؐ کا عالم سے اعلیٰ
ہے عالم کا سلطاں گدائے محمدؐ

وہ ارحم ، وہ سرور، وہ اطہر، وہ ہادی
کہ ہر دم رواں ہے عطائے محمدؐ

ہر اک درد کا درماں اسمِ محمدؐ
اسی واسطے ہے دوائے محمدؐ

ہے درکار دل کو کرم کا سہارا
وریٰ الوریٰ ہے عطائے محمدؐ

الٰہی کے دلدار کا ہی کرم ہے
کہ کہلائے سائل گدائے محمدؐ

*****

اے کرم کی گھٹا المدد المدد
اے وریٰ الوریٰ المدد المدد

سائلوں کے مسائل کا حل ہے وہی
علم کا درس ، راہِ عمل ہے وہی
حاکمِ دائمی اور اٹل ہے وہی

مولا کا واسطہ المدد المدد
اے وریٰ الوریٰ المدد المدد

اے دلارِ الٰہی ہو دائم کرم
دور کر دو مرے سارے درد و الم
رحم ہو ہر گھڑی اے حِکَم اے حَکَم

اے عطا ہی عطا المدد المدد
اے وریٰ الوریٰ المدد المدد

اس کے در کی ہے حاصل اماں ہر گھڑی
اسم اس کا ہے وردِ لساں ہر گھڑی
ہر طرح کی مدد اس کے ہاں ہر گھڑی

ہر کوئی ہے گدا المدد المدد
اے وریٰ الوریٰ المدد المدد

سرورِ سروراں اکملِ کاملاں
اے مدد گارِ عالم اے روح و رواں
اے امامِ امم رحم کے آسماں

لا دوا کی دوا المدد المدد
اے وریٰ الوریٰ المدد المدد

*****

اس کا درکار ہم کو رحم و کرم
وہ دلارِ الہ وہ والا ہمم

سکہ اس کا رواں کہاں سے کہاں
دہر کی وہ اساس کم سے کم

ہر اماں کی اماں وہی مولا
وہ ہے مدعس وہی کرم کا علَم

اس کا ہراک عمل ہے راہِ ہدیٰ
وہی ہادی وہی امامِ امم

وہ کلامِ الٰہی کا حامل
وہی اُمّی ہے عالِمِ عالَم

لا دواؤں کی آس کا محور
وہ ہے عالَم کے واسطے ارحم

رحم کے آسماں کرو احساں
دور سائل کے کر دو درد و الم

*****

ہر گُل کدہ کھلا ہے محمدؐ کے واسطے
مالک کی ہر عطا ہے محمدؐ کے واسطے

صلِّ علیٰ کا ورد کلامِ مدام ہے
ہر دل کی ہر صدا ہے محمدؐ کے واسطے

وہ ہے اساسِ دہر وہ دائم رہِ ہدیٰ
ہر اک ہی سلسلہ ہے محمدؐ کے واسطے

لاکھوں سلام اور کروڑوں درود ہوں
اللہ دے رہا ہے محمدؐ کے واسطے

ادراک و آگہی کا مدرّس مرا رسولؐ
ہر علم کی گھٹا ہے محمدؐ کے واسطے

ہر سو صدا وہ آ گئے مولا دمِ معاد
سائل گدا کھڑا ہے محمدؐ کے واسطے

*****

محورِ مہر کہوں راحمِ اعدا لکھوں
دہر کے راہِ عمل کا اسے اسوہ لکھوں

اس کو اعلیٰ کہوں اور سائرِ اسریٰ لکھوں
اور اللہ کے دلدار کا سہرا لکھوں

اس کو والی کہوں مالک کہوں حاکم لکھوں
کملی والا کہوں ہادی کہوں مولا لکھوں

سارے عالم کا مددگار ہے اسمِ احمد
درد کے مارے ہوئے لوگوں کا ماوا لکھوں

اس کو طٰس کہ حُم کہ مُلہم لکھوں
اس کی کاکُل کو مہک مکھڑے کو طٰہٰ لکھوں

اس کو راحم کہوں سرور کہوں ارحم لکھوں
اس کی آمد سے گُلِ مدح کو مہکا لکھوں

اس کو سردارِ رسل ، آسرا عالم کا کہوں
اس کو حاکم کہوں اور اسریٰ کا دولھا لکھوں

*****

کرم کی ردا لے کے سرکار آئے
وہ سرور وہ ہادی وہ سردار آئے

وہ مُعطی گدا کے وہ حامل عطا کے
وہ رحم و کرم کے علمدار آئے

وہ ہر لا دوا کی دوا لے کے آئے
لئے آسرے وہ مددگار آئے

وہ سرِّ الٰہی کے حامل محمدؐ
لئے علم کے سارے اَسرار آئے

وہ سروَر وہ اکرم وہ سردارِ عالم
وہ علم و عمل کے کرم کار آئے

وہ مصلح وہ کامل وہ ہادی وہ مہدی
اصولوں کو لے کے وہ معمار آئے

وہ اسریٰ کے سائر وہ مہماں الہٰ کے
وہ سارے رسولوں کے سالار آئے

کھلے گل مہک ہر سو سائل ہوئی ہے
وہ ہر طور کی لے کے مہکار آئے

*****

وہ ہے ہادیء کامل
سارے اس کے سائل

مالک و مولا وہ ہے
ہر سے اعلیٰ وہ ہے
دکھ کا مداوا وہ ہے

وہ ارحم وہ عادِل
سارے اس کے سائل

ساری اس کی عطا ہے
ہر ہر اس کا گدا ہے
ہر سو اک ہی صدا ہے

وہ اللہ سے واصل
سارے اس کے سائل

وہ ہے ارحمِ عالم
وہ سردارِ آدم
وہ سرور وہ اکرم

ہر کی آس کا ساحل
سارے اس کے سائل

اس کا اسم رہائی
اس کا اسم دوائی
اس کا اسم رسائی

ہر دم رحم کو مائل
سارے اس کے سائل

*****

ہر دعا ہر مدّعا صلِّ علیٰ
ارحمِ ہر دوسرا صلِّ علیٰ

ہادیء اکرم وہی اطہر وہی
وہ کرم کا سلسلہ صلِّ علیٰ

اس کی عالم کو عطا ہے ہر گھڑی
اک وہی ہے آسرا صلِّ علیٰ

حامی و ہمدرد عالم کا ہوا
حاصلِ ہر مدعا صلِّ علیٰ

درد کا درماں مداوا ہے وہی
سارا عالم ہے گدا صلِّ علیٰ

مولائے کل ماہِ کامل ہے وہی
وہ ہے دلدارِ الٰہ صلِّ علیٰ

ورد اس کے اسم کا سائل کرو
حل ہوا ہر مسئلہ صلِّ علیٰ

ہر کسی سائل کا ہے وہ آسرا
ہر کوئی ہے کہہ رہا صلِّ علیٰ

*****

مرے مولا آئے لئے کملی کالی
وہ سارے سہاروں کے مالک وہ والی

اسی کی عطا ہے وہی آسرا ہے
وہی در ہے اعلیٰ وہی در ہے عالی

ہے کاہے کا ڈر اور کاہے کا کھٹکا
وہ مولا وہ مالک وہ حامی وہ والی

دکھی دل کا اک آسرا ہے محمدؐ
دکھی دل کی ساری اداسی ہے ٹالی

دلارِ الٰہی کرم ہو کرم ہو
ہری کر دے ہر اک مری سوکھی ڈالی

ملی ہر کسی کو ہے امداد دائم
اسی در کا اس واسطے ہوں سوالی

دو عالم سے اٹھی صدا ہر سو اک ہی
وہ آئے وہ آئے گداؤں کے والی

دو عالم معطر ہوئے اس کے دم سے
ملی ہر کسی کو ہے آسودہ حالی

ہے اللہ کا رحم و کرم اور احساں
ملی ہے محمدؐ کی در گاہِ عالی

ہو سائل کے سارے دکھوں کا مداوا
صدا دے رہا ہوں دو عالم کے والی

* * * * *

ہم سے عاصی لوگوں کو آسرا محمدؐ کا
واسطے سہارے کے در کھلا محمدؐ کا

سلسلہ کرم کا وہ مدعا حرم کا وہ
ہر ملولِ عالم کو آسرا محمدؐ کا

ہم کو ڈر ہے کاہے کا اور ملال کاہے کا
ورد ہر گھڑی ہر دم ہے سدا محمدؐ کا

ہر کلام اعلیٰ ہے ہر کلام عالی ہے
کھل کے اس طرح کہ دو دل ہوا محمدؐ کا

اُسرہء محمدؐ کے لوگ مالکِ عالم
ہے رہا مہک ہر دم گُل کدہ محمدؐ کا

مسئلوں کا حل وہ ہے اور وہی مکمل ہے
درد کا مداوا ہے واسطہ محمدؐ کا

*****

مرسلِ مرسلاں المدد المدد
مہر کے آسماں المدد المدد

اہلِ دل کو عطا ہو کرم اے رسولؐ
ہے صدائے رواں المدد المدد

اسمِ احمد دوا ہے ہر اک درد کی
اک ہے وردِ لساں المدد المدد

درد کو حوصلہ رحم کا آسرا
اے اماں کی اماں المدد المدد

اے رسولِ الٰہی عطا ہو کرم
سرورِ سروراں المدد المدد

اے دلارِ الٰہی کرم ہو سدا
اے مرے حکمراں المدد المدد

سائلِ کم عمل کا ہے اک مدعا
ماورائے گماں المدد المدد

*****

اسی در کا ہی گدا ہوں اسی در کی ہے گدائی
وہی در ہی آسرا ہے مری عمر کی کمائی

وہی در ہوا ہے عالی اسی در کا ہوں سوالی
اسی داد گر کے آگے مِرا کاسۂ گدائی

وہی درد کا ہے درماں ہوا لاکھ اسکا احساں
وہی ہر الم کا رد ہے وہی درد کی دوائی

اسی اسم کی ولا ہے اسی اسم کی عطا ہے
اسی اسم سے دعا کو ہوئی ہر گھڑی رسائی

وہی اسم اسمِ ارحم وہی اسم ہے مکرّم
مرے کام آ گئی ہے اسی اسم کی دہائی

اسی کی ہے مدحِ لا حد وہی روگ روگ کا رد
اسی اسم سے ہے عالم وہی اسم ہے اکائی

وہی حکم ہے الہٰ کا وہی سلسلہ عطا کا
اسی در سے ہی اے سائل ملی درد سے رہائی

*****

اس کے در سے ہی اماں حاصل ہوئی
ہر گھڑی ہر دم رواں حاصل ہوئی

اس کے احساں کی کوئی حد ہے کہاں
مہر اس کی لا گماں حاصل ہوئی

مدحِ احمد کے لئے عالم ہوا
ورد کو عمرِ رواں حاصل ہوئی

اس کی اعلیٰ اور عالی ہے عطا
مدح ہر اک کو کہاں حاصل ہوئی

ورد اس کے اسم کا کر ہر گھڑی
ہر مدد ہی اس کے ہاں حاصل ہوئی

ہر صدا سائل کی ہے صلِّ علیٰ
واسطے اس کے لساں حاصل ہوئی

*****

صلِّ علیٰ وہ اوّل مرسل
صلِّ علیٰ وہ اکمل مرسل

صلِّ علیٰ وہ والیء کُل ہے
اس سے مہکے ہر اک گل ہے

صلِّ علیٰ وہ دلارِ الٰہی
دور ہوئی ہے ہر گمراہی

صلِّ علیٰ وہ اولیٰ و اعلیٰ
صلِّ علیٰ وہ کملی والا

صلِّ علیٰ سرکار وہ عالی
صلِّ علیٰ لولاک کے والی

صلِّ علیٰ وہ اوّل اوّل
صلِّ علیٰ وہ علم مکمّل

وہ والی محروموں کا ہے
اور سارے محکوموں کا ہے

صلِّ علیٰ وہ وردِ لساں ہے
رحم و کرم ہی اس کے ہاں ہے

صلِّ علیٰ وہ مہر احد ہے
صلِّ علیٰ وہ اسمِ صمد ہے

صلِّ علیٰ ہر دل کی مہک ہے
صلِّ علیٰ ہر رُو کی دمک ہے

صلِّ علیٰ وہ علم و عطا ہے
صلِّ علیٰ وہ راہِ ہدیٰ ہے

صلِّ علیٰ مسرور سماں ہے
صلِّ علیٰ ہی وردِ لساں ہے

صلِّ علیٰ ہر عہد کا حاکم
صلِّ علیٰ وہ اول عالم

صلِّ علیٰ وہ دہر کا والی
سارے اس کے در کے سوالی

صلِّ علیٰ وہ درد کا حل ہے
اس کا حکم اٹل سے اٹل ہے

صلِّ علیٰ وہ دل کی صدا ہے
رحم و کرم کا وہ مولا ہے

صلِّ علیٰ وہ علم کا ساگر
صلِّ علیٰ وہ حلم کا ساگر

صلِّ علیٰ سرکار ہے عالی
صلِّ علیٰ کردار ہے عالی

صلِّ علیٰ وہ ماہِ مکارم
صلِّ علیٰ وہ ارحم و اکرم

صلِّ علیٰ وہ احمدِ مرسل
صلِّ علیٰ وہ حامدِ کامل

صلِّ علیٰ وہ راہِ وسائل
اس لئے اس کے سارے سائل

صلِّ علیٰ وہ ہر اک کا حل
صلِّ علیٰ ہے وہی مکمل

صلِّ علیٰ وہ رحم مسلسل
صلِّ علیٰ وہ مہدی و مرسل

صلِّ علیٰ وہ حکمِ مدلل
صلِّ علیٰ وہ کامل و اکمل

صلِّ علیٰ کہ علم وہی ہے
صلِّ علیٰ کہ حلم وہی ہے

صلِّ علیٰ اکرام وہی ہے
ہر دکھ کا آرام وہی ہے

صلِّ علیٰ وہ علم کا محور
صلِّ علیٰ الہام کا مصدر

صلِّ علیٰ وہ آس کا ساحل
صلِّ علیٰ وہ رحم کو مائل

صلِّ علیٰ وہ طٰہٰ مکھڑا
صلِّ علیٰ ہر دکھ کا مداوا

صلِّ علیٰ ہر سلسلہ وہ ہے
صلِّ علیٰ ہر آسرا وہ ہے

ہر دل کو ہے اس کا سہارا
اس کے دم سے عالم سارا

مہکا عالم اس کے دم سے
ہر ہر علم ہے اس کے کرم سے

صلِّ علیٰ وہ ہادی ، سرور
صلِّ علیٰ وہ طاہر ، اطہر

صلِّ علیٰ وہ علم کا حامل
اُمّی ہو کر ہادیٔ کامل

سارا عالم اس کا گدا ہے
ہر دم اس کی مہرو عطا ہے

صلِّ علیٰ وہ ارحمِ عالم
صلِّ علیٰ وہ ہر سے مکرم

صلِّ علیٰ وہ مہرِ مکمل
اس کا اسم ہے وردِ مسلسل

صلِّ علیٰ وہ حامیٔ عاصی
ہر سائل کی آس ہے مہکی

صلِّ علیٰ ہے ڈھال ہماری
مولا اوکڑ ٹال ہماری

ہر عالم کو آسرا اس کا
اللہ کو دو واسطہ اس کا

ہر سو اس کے دم سے مہک ہے
ہر سو اس کے دم سے دمک ہے

ساری عمر کی اک ہی کمائی
دائم اس کے در گدائی

ہر دم حاصل اس کی مدد ہے
وہ ہادی دلدارِ احد ہے

اس کا حکم رواں ہے ہر سو
اس کے دم سے اماں ہے ہر سو

اسم ہے اس کا اسمِ مکرم
وہ صالح ہے ہادیء عالم

وہ مالک سالارِ امم ہے
ہر اک درد کا وہ مرہم ہے

اس کے کرم سے کام ہُوا ہے
اسم اسی کا عام ہُوا ہے

دل کی کمائی اس کی ولا ہے
وہ ہر درد و الم کی دوا ہے

صلِ علیٰ اک وہی ہے کامل
مولا کے اسرار کا حامل

صلِّ علیٰ وہ علم کا مصدر
صلِّ علیٰ وہ اکرم اطہر

صلِّ علیٰ وہ عالی مکارِم
ہر ہر دور کا وہ ہے معلِم

صلِّ علیٰ وہ رحم ہے ہر دم
اس کا حلم ہے روحِ دو عالم

صلِّ علیٰ وہ دہر کا حاکم
وہ ہے ہر عالم کا عالِم

صلِّ علیٰ وہ واصلِ مولا
صلِّ علیٰ وہ اعلیٰ اولیٰ

صلِّ علیٰ وہ مطلعِٔ ارحم
صلِّ علیٰ وہ روحِ دوعالم

صلِّ علیٰ وہ مولا و ماوا
صلِّ علیٰ طٰس و طٰہٰ

صلِّ علیٰ ہر آسرا اس کا
مہر وکرم ہے دوارا اس کا

صلِّ علیٰ وہ رسولِ مکرم
مہکے اس کے دم سے عالم

صلِّ علیٰ وہ مہر و ولا ہے
صلِّ علیٰ وہ رسولِ عطا ہے

صلِّ علیٰ وہ وریٰ سے وریٰ ہے
اسم اسی کا صلِ علیٰ ہے

صلِّ علیٰ وہ راحم محکم
صلِّ علیٰ وہ حلم مسلَّم

صلِّ علیٰ وہ محورِ عالم
صلِّ علیٰ وہ ہمدم ہر دم

صلِّ علیٰ وہ داعیء عامی
وہ محکوموں کا ہے حامی

صلِّ علیٰ وہ حکمِ الٰہی
سارا علم اس کی عطا ہی

صلِّ علیٰ وہ عالمِ عالم
ہر اک دکھ اور درد کا مرہم

صلِّ علیٰ وہ اکمل اعلم
اس کے اسم کا ورد ہے ہر دم

وہ ہادی سالارِ رسل ہے
حاکم ہے سردار رسل ہے

صلِّ علیٰ وہ روح کا درماں
صلِّ علیٰ اک سرمدی احساں

صلِّ علیٰ وہ روگ کا رد ہے
ہمدم حامی اور مدد ہے

حاصلِ عمر کمائی کر لو
اس کے دُوار گدائی کر لو

صلِّ علیٰ دلدارِ احد ہے
صلِّ علیٰ ممدوحِ صمد ہے

صلِّ علیٰ ادراک کا محور
صلِّ علیٰ وہ علم کا مصدر

صلِّ علیٰ ہر دکھ کی دوا ہے
مرہم وہ ہر گھاوٗ کا ہے

صلِّ علیٰ وہ گُل کی مہک ہے
مہرو ماہ کی اعلیٰ دمک ہے

صلِّ علیٰ وہ والا ہمم ہے
اسمِ محمدؐ اسمِ کرم ہے

صلِّ علیٰ وہ حلم ہے سارا
ہر کوئی اس کے آگے ہارا

اس کا ہے ممدوح الٰہی
ہر اک دے گا اس کی گواہی

صلِّ علیٰ وہ علم کا گھر ہے
اس کے در کی دھول گہر ہے

صلِّ علیٰ سے ہر گل مہکا
صلِّ علیٰ سے مکھڑا دمکا

صلِّ علیٰ اسلام کا داعی
ہادی سرور اور وہ ساعی

صلِّ علیٰ وہ گوہرِ سرمد
سرِ الٰہی کا ہے مصدر

صلِّ علیٰ مہکارِ عالم
صلِّ علیٰ سالارِ عالم

صلِّ علیٰ سے مہکے ہر گل
رحم وکرم ہے اس کی کاکل

صلِّ علیٰ ہے سکھ کا ساماں
صلِّ علیٰ اللہ کا احساں

صلِّ علیٰ کا در ہے وہ در
سارے سلطاں اس کے گداگر

صلِّ علیٰ وہ کملی کالی
صلِّ علیٰ وہ اعلیٰ عالی

صلِّ علیٰ ہر روگ کا درماں
صلِّ علیٰ کا لاکھ ہے احساں

صلِّ علیٰ ہے آسرا دل کا
کام ہوا ہے ہر سائل کا

صلِّ علیٰ محمود وہی ہے
صلِّ علیٰ مسعود وہی ہے

صلِّ علیٰ عالم کی اماں ہے
اسم اسی کا وردِ لساں ہے

صلِّ علیٰ وہ ہر سے کلاں ہے
اس کا ہم سر لاؤ کہاں ہے

اس کا سائل ہر لمحہ ہوں
در سے واصل ہر لمحہ ہوں

صَلِّ علیٰ وہ آئے محمدؐ
علمِ الٰہی لائے محمدؐ

دل اور روح کے گہرے گھاؤ
مولا ہر اک درد مٹاؤ

صَلِّ علیٰ امداد کو آؤ
گمراہی کا لگا ہے گھاؤ

دکھ اور درد ہٹاؤ مولا
آؤ مدد کو آؤ مولا

ہوئے اکٹھے اس کے دوارے
سارے دکھ اور درد کے مارے

مولا ہے سردارِ آدم
راحم ، ارحم اور مکرم

صلِّ علیٰ ہی رحم و عطا ہے
مدح کا سائل اعلیٰ صلا ہے

اسم ہے اس کا دل کا سہارا
دُور ہُوا ہر روگ ہمارا

* * * * *

سرکار کا مکاں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر
اِس سا کوئی کہاں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

وہ ہر کا حکمراں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر
ہر دکھی کی اماں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

سردارِ مرسلاں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر
ہر اک سے وہ کلاں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

اس کے کرم سے روح کو، دل کو ملا سرور
مدّاح ہر لساں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

ہر گل کلی سے مہکی ہوئی ہر گلی گلی
مہکا ہوا سماں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

سائل کوئے رسول کا راہی ہے ہمدمو
ہر سکھ، کرم وہاں ہے ارے دل ٹھہر ٹھہر

* * * * *

مری مراد مرا مدّعا محمدؐ ہے
کرم کے آسروں کا سلسلہ محمدؐ ہے

سکُوں کے واسطے آؤ گداگرو آؤ
ہمار آسرا اور حوصلہ محمدؐ ہے

ہمارا حامی و ہمدرد ہے رسول اللہؐ
ہمارا ورد ہی صّلِ علی محمدؐ ہے

اسی کے رحم و کرم سے اماں ہوئی حاصل
دکھی دلوں کے لئے آسرا محمدؐ ہے

دھڑک دلوں کی ، دہاں کا ہے ورد اسم وہی
ہمارے واسطے ہر واسطہ محمدؐ ہے

اسی کے در کا گدا ہوں اسی کا آسرا ہے
ہر اک لساں کی صدا اور دعا محمدؐ ہے

ہوں لاکھ آہوں کے ہر سو ہی کارواں سائل
ہمارے روگ کی ہر اک دوا محمدؐ ہے

* * * * *

وہ احساں کو مائل ، کرم کا وہ محور
اسی کی گدائی اسی کے گدا گر

رسولوں کا سردار عالم کا سرور
وہ علمِ الٰہی مدلل سراسر

وہ عالی وہ والی وہ اعلیٰ وہ اولیٰ
اسی واسطے ہم کو کاہے کا ہے ڈر

وہ اسریٰ کا سائرٔ دلارِ احد ہے
وہ اعلیٰ سے اعلیٰ کہاں اس کا ہمسر

وہ مولا کا مہماں وہ روح و رواں ہے
وہ عالی مکارم وہ اکرم وہ اطہر

وہ مہدی و مرسل وہ رحمِ مسلسل
وہ علمِ مکمل عطاؤں کا ساگر

اسی کی دمک سے ہے ہر گھر کی ہر لو
اسی کی مہک سے ہے عالم معطر

اسی واسطے اس کے در کا گدا ہوں
وہ سائل کی ساری مرادوں کا گوہر

* * * * *

عالم کے واسطے اسے ہر آسرا کہو
ہر اک کرم کا ، رحم کا ، ہر سلسلہ کہو

اس کے ہی دم سے سارے مکمل ہوئے عمل
اور اس کو ہی مداوا ہر اک درد کا کہو

وہ ہے مرادِ مرسلاں ، ماہِ حرم ہے وہ
مہماں الٰہی کا کہو ہر دم عطا کہو

حاصل گدائی ہوگئی اور دائمی ہوئی
اس کے کرم کو اس کے عمل کی ادا کہو

مولائے کل ہے والیء لولاک ہے وہی
صلِّ علیٰ کہو ارے صلِّ علیٰ کہو

سائل درِ رسول ہے ہر مسئلے کا حل
ہر اک اماں سے اسکو وریٰ الوریٰ کہو

سائلؔ کرم ہو اس طرح آ کر کوئی کہے
وہ ہے درِ رسولؐ کہو مدّعا کہو

* * * * *

درکار دوا درد کی ہے سرورِ عالم اے ارحمِ عالم
محکوموں کے ہمدم ہو عطا درد کا مرہم اے ارحمِ عالم

ہر دور کا دلدارِ الٰہی ہے مدد گار ہر عہد کا سردار
ہر دکھ کی دوائی ہو عطا مولائے عالم اے ارحمِ عالم

ہوں دور مرے درد و الم ، روح کو آرام اے محورِ اکرام
اک کاسۂ دل لے کے لگا در سے ہوں ہر دم اے ارحمِ عالم

اے مالکِ کُل صلِّ علیٰ مہرِ مسلسل اے کامل و اکمل
ہر گل کدہ مہکے مرا امداد دے ہر دم اے ارحمِ عالم

ہر درد کے مارے کے ہوئے درد و الم دور اور رحم سے معمور
اے مہرِ الٰہی کے علمدارِ مکرّم اے ارحمِ عالم

عاصی ہوں مگر راہِ مراحم کا ہوں راہی دلدارِ الٰہی
سائل ہوں درِ مہر و عطا راحم و ارحم اے ارحمِ عالم

سائل ہے درِ والا کا معمولی سوالی لولاک کے والی
ہر دکھ سے رہائی ہو مرے حاکم و احکم اے ارحمِ عالم

*****

اکرم و اطہر اسمِ محمدؐ
دہر کا سرور اسمِ محمدؐ

ہادی اور سردار وہی ہے
اعلیٰ اور سرکار وہی ہے
اور ہم کو درکار وہی ہے

رحم کا محور اسمِ محمدؐ
دہر کا سرور اسمِ محمدؐ

رحم کا ہر گُل اس سے مہکا
درد کے مارے ہُوؤں کا ماوا
حامیء عامی کملی والا

حلم سراسر اسمِ محمدؐ
دہر کا سرور اسمِ محمدؐ

اس کا سائل سارا عالم
وہ اعلیٰ اور وہی مکرّم
کامل و اکمل عالی مکارم

علم کا مصدر اسمِ محمدؐ
دہر کا سرور اسمِ محمدؐ

لمحہ لمحہ اس کی عطا ہے
عالم اس سے ہی مہکا ہے
سارے رسولوں سے اعلیٰ ہے

رحم کا ساگر اسمِ محمدؐ
دہر کا سرور اسمِ محمدؐ

✲ ✲ ✲

ہم کو مولا کی عطا حاصل ہوئی
اسمِ احمدؐ کی ولا حاصل ہوئی

کوئے احمدؐ کی ہوا حاصل ہوئی
ہاد سے راہِ ہدیٰ حاصل ہوئی

اور ولا اس کی سدا حاصل ہوئی
ہر گماں سے ماورا حاصل ہوئی

دائمی ہے اور دوامی ہے کرم
دل کے دردوں کی دوا حاصل ہوئی

گمرہی کے روگ سارے مٹ گئے
سائے کو کالی ردا حاصل ہوئی

وہ کرم ہے وہ عطا ہے مہر ہے
ہر لساں کو اک دعا حاصل ہوئی

مرحلے سارے ہی آساں ہو گئے
لا دواؤں کو دوا حاصل ہوئی

ہر لساں اور ہر دہاں کا ہے کلام
ہر صدا صلِّ علیٰ حاصل ہوئی

*****

ہے وردِ لساں صلِّ علیٰ اسمِ محمدؐ
ہر درد کی ہر دکھ کی دوا اسمِ محمدؐ

عالم کی دو عالم کی ولا اسمِ محمدؐ
ہر اک کے لئے راہِ ہدیٰ اسمِ محمدؐ

وہ علمِ الٰہی کا ہوا ماہِ مکمّل
ہر راہِ عمل کی ہے صدا اسمِ محمدؐ

حالی وہی ، عالی وہی ، حامی وہی ، داعی
ہر اک کے لئے مہر ہُوا اسمِ محمدؐ

ہے محرمِ اسرار ، مددگار وہی ہے
ہر محوِ دعا کی ہے دعا اسمِ محمدؐ

احساں ہے محمدؐ کا ملا اسمِ الٰہی
اللہ کا احساں ہے ملا اسمِ محمدؐ

سائل کا درود اور سرور اک ہی صدا ہے
ہے وردِ لساں صلِّ علیٰ اسمِ محمدؐ

✻✻✻✻✻

ہر دم حاکم واہ محمدؐ
سرورِ عالم واہ محمدؐ

مہکا مہکا سارا عالم
ہر دم ہر دم واہ محمدؐ

عمرِ رواں کو حوصلہ اک ہی
ہادیء عالم واہ محمدؐ

اولیٰ ،اعلیٰ ، طاہر ، اطہر
اکمل ، اکرم واہ محمدؐ

سارے گدا گر اس کے در کے
راحم ارحم واہ محمدؐ

ہر ہر دور کے کامل حاکم
دل کے محرم واہ محمدؐ

سائل گائے اس کا کھا کر
ارحمِ عالم واہ محمدؐ

*****

ملی ہے دلوں کو ولائے رسولؐ
ہوئی اس طرح سے عطائے رسولؐ

ادھر سے اُدھر سے کرم کی اساس
مسلسل کرم ہے ادائے رسولؐ

ملی آگہی ، علم حاصل ہوا
کلامِ الٰہی کو لائے رسولؐ

گدائی کی روٹی ہے حاصل ہوئی
ملی ہے گدا کو عطائے رسولؐ

کمالِ کرم کے وہ حامل ہوئے
دلوں کو اللہ سے ملائے رسولؐ

اسی واسطے سے عطا ہوگئی
ہوئی رد کہاں ہے دعائے رسولؐ

اے سائل کہاں رہ گئی ہے کسَر
ملی لا دوا کو دوائے رسولؐ

*****

حاکموں کے حاکمِ اعلیٰ وہی
اکمل و کامل وہی اور دائمی

حلم سے اور رحم سے آساں ہوئی
سائلوں کی ہر طرح کی ہر کمی

ہر معمہ حل ہوا ہے مہر سے
ہر کسی کو مل گئی ہے آگہی

وہ سکوں ہے دہر کی ہر روح کا
مالک و حاکم ہمارا ہے وہی

اک وہی در ہے عطاؤں کے لئے
اس کے در سے ہی مدد حاصل ہوئی

آ گئے مولا کروڑوں ہوں سلام
اور معطر ہر گلی ہی ہو گئی

حل ہوا ہر مسئلہ سائل مرا
وہ مدد ہے دہر کے ہر اصل کی

*****

اس کی عطا ہے
ہر لمحہ ہے

علم و عمل کا
وہ مولا ہے

مالک و حاکم
اس کو کہا ہے

ہر ہر دل کی
وہ ہی صدا ہے

راحمِ عالم
ہر ہر کا ہے

اسمِ محمدؐ
دل کی دوا ہے

وردِ لساں اک
صلِ علیٰ ہے

سارا عالم
اس کا گدا ہے

سائل در سے
لگ کے کھڑا ہے

*****

ہر کوئی اس کے در کا ہی سائل ہُوا
ہر کوئی اس کے در سے ہی کامل ہُوا

ہر کسی کو مدد اس کے در سے ملی
اس کے در کا سوالی ہے ہر دل ہُوا

اس کے در سے ہی ہم کو ملی آگہی
اس کے در سے ہی ادراک حاصل ہُوا

اسمِ احمدؐ کو لاکھوں کروڑوں سلام
اک محمدؐ ہی اللہ سے واصل ہُوا

سارے عالم کو درکار اس کا کرم
اس کے در کا کرم ہم کو حاصل ہُوا

مہر کا سلسلہ رحم کا آسرا
ہے کروڑوں دعاؤں سے حاصل ہُوا

مہر عالم کو سائل عطا ہوگئی
واسطے رحم کے مولا مائل ہُوا

سائلِ علم ہوں علم کردو عطا
کہ سکوں آگہی کا ہوں حامل ہُوا

*****

صلّی اللہ علیٰ محمد

ارحمِ ہر دو سرا لاکھوں سلام
ہر سو اُٹھّی ہے صدا لاکھوں سلام

ہوگئی معمور دل کی ہر گلی
مہر کی ہر دم عطا لاکھوں سلام

ہر کلی ہر گُل اٹھا ہر سو مہک
موسمِ گل کی ہوا لاکھوں سلام

آسرا ہے کالی کملی والے کا
احمدِ صلِّ علیٰ لاکھوں سلام

ہے مری سرکار سا کوئی کہاں؟
اک وہی ہے آسرا لاکھوں سلام

ہے اماں ، آرام اور ہر سو سکوں
رحم کا ہے در کھلا لاکھوں سلام

ہر گھڑی وردِ لساں سائل کے ہے
اسمِ احمد کو سدا لاکھوں سلام

*****

صلّی اللہ علیٰ محمد

روح اور دل کے مدد گار رسولِ اکرمؐ
سارے عالم کے کرم کار رسولِ اکرمؐ

اس کے درِ سے ہی ملے رحم و کرم اور عطا
لمحے لمحے کو ہے درکار رسولِ اکرمؐ

مدعا دل کا ہے سرکار کا ہو مہر و کرم
رحم کے اصل علمدار رسولِ اکرمؐ

ہادیء کُلِّ امم ، حامیء عالم عالم
وہ ہے سرور وہی سردار رسولِ اکرمؐ

عالمِ مادی کے آرام کو ٹھوکر ماری
سارے عالم کے وہ سالار رسولِ اکرمؐ

آسرا وہ ہے ، عطا وہ ہے کرم اور کرم
اعلیٰ سے اعلیٰ وہ سرکار رسولِ اکرمؐ

وہ سہاروں کا سہارا وہ مکمل ، اکمل
وہ ہے اللہ کا دلدار رسولِ اکرمؐ

اک اسی در سے لگے ہم سے کئی اک سائل
ہم کو ہے آسرا درکار رسولِ اکرمؐ

* * * * *

وہ سہاروں کے سہارے آ گئے
مالک و مولا ہمارے آ گئے

وہ معلّم اسوہء کامل لئے
وہ رسول اللہ ہمارے آ گئے

احکم الحکّام ہے اللہ مرا
اسی احکم کے دلارے آ گئے

عدل کا اور رحم کا لے کر علم
لے کے وہ احکام سارے آ گئے

سارے عالم کو ملی دل کی دوا
مہر کے وہ لے کے دھارے آ گئے

ہر کسی کو ہی کرم درکار ہے
سارے سائل اس دوارے آ گئے

*****

درکار اک وہی ہے سہارا گھڑی گھڑی
وردِ لساں ہے اسم اسی کا گھڑی گھڑی

سردارِ مرسلاں ہے وہ اعلیٰ رسول ہے
اس کو لکھا الہٰ کا دلارا گھڑی گھڑی

محکوم عاصی لوگوں کو مل ہی گئی اماں
ہر درد کا ہوا ہے مداوا گھڑی گھڑی

سارے ادھورے کام مکمّل ہوئے مرے
اکرام کر رہا ہے وہ مولا گھڑی گھڑی

ادراک و آگہی کا ہے ہر در کھُلا ہُوا
ہر گل کدہ ہے علم کا مہکا گھڑی گھڑی

کوہِ الم ہٹا ہے ہوئے درد سارے دور
سائل کو مل رہا ہے سہارا گھڑی گھڑی

*****

اس کا اسمِ گرامی وردِ لساں
اس کا ہر سو کرم ہوا ہے رواں

سارا عالم گدا ہوا اس کا
اس کا در ہی ہوا اماں کی اماں

کوئے احمد ہے اس طرح مہکا
موسمِ گل کا ہر گھڑی ہو گماں

وہ ہے محور ، کرم کا ہر لمحہ
وہ ہے مالک وہی مرا سلطاں

وہ امامِ رسل مرادِ امم
اس سے مہکا ہے عالمِ امکاں

وہ دلارِ الٰہی ہے سائلؔ
اس سے اولیٰ کہاں ہے اعلیٰ کہاں

*****

سارے دکھوں کی ہے دوا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

ہر ہر دل کی اک ہی صدا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

رحم و کرم ہے اس کی ادا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

رحم و کرم ہے اس کی ادا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

سارا عالم اس کا ہوا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

احمدِ مرسل کی ہے عطا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

اس کا اسم وریٰ سے وریٰ
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

مولائے کل کی ساری عطا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

ورد کرے ہے ہر لمحہ
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

رحم کا ساگر ہم کو ملا
اَللّٰھُمَ صلِ علیٰ

*****

اک وہی اللہ کا دلدار ہے
اس کا عالم کو کرم درکار ہے

ہر لساں کے واسطے صلِّ علیٰ
ہر کسی کے واسطے ہے در کھلا
ہر کوئی اس کے ہی در کا ہے گدا

اور وہی عالی مری سرکار ہے
اس کا عالم کو کرم درکار ہے

عام اس کا رحم ہے اکرام ہے
وہ وحی ہے اور وہی الہام ہے
ہر دکھی دل کا وہی آرام ہے

سارے عالم کا وہی سردار ہے
اس کا عالم کو کرم درکار ہے

اس کو ہر اک آس کا ساحل کہو
اللہ کے اسرار کا حامل کہو
ہر کسی کو اس کا ہی سائل کہو

کارواں کا اک وہی سالار ہے
اس کا عالم کو کرم درکار ہے

*****

محمدؐ کے در کی گدائی ملی ہے
اسی در سے ہم کو رہائی ملی ہے

ہوا دور دردوں کا ہر سلسلہ ہی
مداوا ہُوا ہے دوائی ملی ہے

معطر معطر مہک ہی مہک ہے
ہوا کوئے احمد سے آئی ، ملی ہے

ہوئے طے مرے دل کے ارماں مکمل
کلی آس کی لہلائی ملی ہے

اسی اسم سے سارا عالم ہوا ہے
اسی اسم کی ہی کمائی ملی ہے

ہوا ہر کڑا مرحلہ آساں آساں
ہر اک مسئلے سے رہائی ملی ہے

رسولِ مکرم کے ہی واسطے سے
دعاؤں کو سائلؔ رسائی ملی ہے

*****

دائم کرم کا مہکا ہوا در کھلا ملا
ہر کوئی ہر سو اس کے ہی در کا گدا ملا

ہر آدمی کو اس کے کرم کی ردا ملی
ہر آدمی کی روح کو اک آسرا ملا

مدحِ رسول روح کی اور دل کی ہے صدا
ہر گُل ولا کا گُل کدے کو ہے کھلا ملا

حاصل ہوا ہے راہِ عمل کو وریٰ کمال
اور ہر لساں کے ورد کو صلِ علیٰ ملا

سرکار کا ہوا ہے کرم واسطے مرے
اس کی گداگری کا ہے اعلیٰ صلا ملا

اس کی ادائے رحم و کرم سے دمِ معاد
سائل سے عام لوگوں کو اک حوصلہ ملا

عالم کے واسطے ہے وہ ارحم کمال کا
سائل کو رحم اس کی صدا سے سوا ملا

*****

وہ مکرّم وہ اعلیٰ و اولیٰ
وہ امامِ رسل ہے صلِّ اللہ

ہر گھڑی ہی کرم ہوا اس کا
وہ ہے ہر ہر گھڑی کی دل کی صدا

وہ ہے ملہم وہ محرمِ اللہ
وہ ہے اسرار و آگہی کا سِرا

مدحِ احمد ہوئی ہے دل کی صدا
اس سے حاصل ہوئی ہے مہر و عطا

وہ محمدؐ ہے سرورِ عالم
وہ سہارا ہے سارے عالم کا

اس کے در سے اماں ہوئی حاصل
اس کے در سے سرور دل کو ملا

سارے عالم کا ہادیٔ کامل
سارے عالم کا والی و مولا

ورد اس کا ہوا کلامِ لساں
وہ ہے اعلیٰ رسولؐ ، اللہ کا

سارے عالم کو آسرا سائلؔ
سارا عالم ہوا ہے اس کا گدا

✲✲✲✲✲

کامل ہر دم
عادل ہر دم

سرِ الٰہ کا
حامل ہر دم

عدل سراسر
عادِل ہر دم

اس کا کرم ہے
حاصل ہر دم

رحم و کرم کو
مائل ہر دم

ہر اک آس کا
ساحل ہر دم

اللہ سے وہ
واصل ہر دم

ورد کرے ہے
ہر دل ہر دم

سارا عالم
سائل ہر دم

*****

وہ اللہ کے علم کا حامل
اُمّی ہو کر ہادیِ کامل

ہر دم اس کو صدا دو سائل
وہ اللہ سے ہر دم واصل

اطہر اکرم اکمل کامل
راحم ارحم اعدل عادل

وہ مالک دلدارِ الہٰ ہے
اس کے در کے سارے سائل

موسمِ گل ہو کالی گھٹا ہو
اس کا کرم ہے ہم کو حاصل

ہر گھاؤ کا مرہم وہ ہے
گو ہے ہر دل گھائل گھائل

اس کا اسم ہی وردِ لساں ہے
اس کا اسم ہی گائے ہر دل

سائل کا ہر دور ہوا دکھ
سائل کی ہر آس کا ساحل

*****

آمدِ مرسلِ مرسلاں سے ہوئی
سارے عالم کے ادراک کو آگہی

اہلِ عالم کی دائم دعا کی سعی
اس کی آمد سے معمور ہو کے رہی

مہر و علم و عطا کو ہو لاکھوں سلام
مہکی مہکی ہے عالم کی ہر اک گلی

وہ ہے رحم و کرم وہ عطا ہی عطا
سارے درد و الم کا مداوا وہی

اس کے در سے ہوئی ہر کسی کو عطا
اس کے در سے ہے حاصل کرم ہر گھڑی

کالی کملی کا ہم کو ہُوا آسرا
اور کرم کی ردا ہم کو راس آگئی

دل ہوئے سارے مسرور مسحور سے
اور معطر ہوئی روح کی ہر کلی

آلِ اطہار کا ہے ہُوا آسرا
اس طرح سے رہائی ہے ہم کو ملی

ہر کوئی ہادی ، سرور کا سائل ہُوا
ہر کسی کو ملی ہے مدد دائمی

*****

ہر درد کی دوا ہے ہر مدعا محمدؐ
دل کی صدا محمدؐ دائم عطا محمدؐ

سارا کلام اعلیٰ اکرام سارے عمدہ
درماں دکھوں کا احمد دل کی دوا محمدؐ

کس سے رواں دواں ہے رحم و کرم کی ڈوری
لولاک کے وہ مالک صدرالعلا محمدؐ

کُلّی امم کے ہادی رحم و کرم کے عادی
وردِ لساں ہے ہر دم صلِ علیٰ محمدؐ

ارحم وہ عالموں کا سردار مرسلوں کا
ہر واسطہ محمدؐ ہر سلسلہ محمدؐ

ہر کوئی ہے سوالی وہ ہر کسی کا والی
سائل کے آسروں کا ہے آسرا محمدؐ

وہ لا مکاں کے مہماں سارے دکھوں کا درماں
سائل کے دل کے ارماں وہ ہے مرا محمدؐ

* * * * *

اعلیٰ و اطہر اکمل و کامل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ
سّرِ الٰہ کے محرم و حامل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ

دل کا سکوں اور روح کا درماں رحم و کرم کے مطلعِ احساں
اسمِ محمد روح کا حاصل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ

ماورا وہ ادراک کی حد سے رحم و کرم ہے اس کی مدد سے
ہر دم ہر دم گا رے اے دل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ

درد والم کا ہو گا مداوا اس کا ہے درکار سہارا
گہرا ساگر دور ہے ساحل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ

دکھ اور درد کا مرہم سارے عالم کا ہے اسمِ محمدؐ
وہ مالک اور ہر اک سائل صلّی اللہ علیٰ محمدؐ

*****

کرم کا آسماں اَلحَمدُ لِلّٰہ
وہی دارلاماں اَلحَمدُ لِلّٰہ

وہی طٰس ہے طٰہٰ وہی ہے
وہی روح و رواں اَلحَمدُ لِلّٰہ

وہی مالک وہی عالم کا سلطاں
ہمارا حکمراں اَلحَمدُ لِلّٰہ

کلام اللہ ہمارے واسطے لائے
امامِ مرسلاں اَلحَمدُ للہ

سراسر وہ کرم ہے کملی والا
کہے ہر دم لساں اَلحَمدُ للہ

وہی رحم و کرم کا اک ہے محور
کرم ہے لا گماں اَلحَمدُ للہ

مٹا ہر روگ اس کے در سے لگ کر
مدد ہر اس کے ہاں اَلحَمدُ للہ

اے سائل وہ دُلارا ہے اِلہٰ کا
کوئی اس سا کہاں اَلحَمدُ للہ

* * * * *

لے کر کرم رسولوں کے سردار آ گئے
اس کارواں کے کارواں سالار آ گئے

اللہ کی عطا ہوئی سرکار آ گئے
حاصل کلام محرمِ اسرار آ گئے

ہر لمحے کی دعا ہے الٰہی کرم کرم
مسرور دل ہوا کہ مددگار آ گئے

دو عالموں کو آگہی سرکار سے ملی
ہادی ہمارے مالکِ کردار آ گئے

درد و الم سے ہم کو رہائی عطا ہوئی
درماں دکھوں کے اور کرم کار آ گئے

سارا کلام اللہ کا مدحِ رسول ہے
لاکھوں سلام اللہ کے دلدار آ گئے

محور سکوں کا اسمِ محمدؐ ہے لا کلام
اسلام کے وہ واہ علمدار آ گئے

*****

ہم سے لوگوں کی اماں کے واسطے
آئے وہ دلدادگاں کے واسطے

ٹوٹے دل کے وہ سہارے آ گئے
آ گئے وہ کارواں کے واسطے

روحِ لولاکِ لما صلِّ علیٰ
ورد ہے وہ ہر لساں کے واسطے

لے کے وہ آئے عطاؤں کی عطا
اور سارے مرسلاں کے واسطے

آگئے ہادی ہمارے آگئے
اس مکاں سے لا مکاں کے واسطے

گل کدے وہ لے کے آئے ہر گھڑی
سوکھے سوکھے ہر سماں کے واسطے

دکھ کا درماں سکھ کا ساماں لائے وہ
آئے وہ عمرِ رواں کے واسطے

*****

وہ اللہ کے حکم کی حد ہے
اسمِ محمدؐ اسمِ صمد ہے

وہ ہادی وہ حامیِ عامی
وہ دل کے ہر روگ کا رد ہے

ہے احمدؐ سردارِ رسولاں
وہ مرسل دلدار احد ہے

اس کے کرم کا آسرا دل کو
ہر دم حاصل اس کی مدد ہے

ہر اک مدح روا ہے اس کو
احمدؐ کا مدّاح احد ہے

ورد کرو اک صلِّ علیٰ کا
اسمِ محمدؐ سعد عدد ہے

وہ اعلیٰ ہے والا ہمم ہے
اس کی ہی درکار مدد ہے

اس کے دوار گدا ہر کوئی
سائلؔ اس کی عطا لا حد ہے

* * * * *

ہر سے مکرم ہر سے اعلیٰ
دو عالم کا ماوا و مولا

وہ ممدوح کلام اللہ کا
وہ طٰس وہی ہے طٰہٰ

مدحِ رسول ملی ہے ہم کو
اس کی مدد سے علم ہے مہکا

ہر اک دور کا والی وہ ہے
ہر اک دور کا ہے وہ سہارا

ہر اک درد کا ہے وہ درماں
اس کی عطا ہے لمحہ لمحہ

اس کے کرم کی دھوم ہے ہرسو
ارحمِ عالم ارحمِ اعدا

وہ ہے ہر ہر دل کا محرم
وہ ہے ہر ہر دل کا دلارا

اس کی آمد سے اے سائلؔ
ہر گل ہر موسم کا مہکا

*****

اساسِ دہر ہے روح و رواں ہے
مری سرکار سا کوئی کہاں ہے

وہی عالم کا والی اور مولا
اسی کا اسم ہی وردِ لساں ہے

وہ اُمّی ہو کے مصدر علم کا ہے
وہ عالم ہے امامِ عالماں ہے

وہی ہر درد کا ہر روگ کا رد
وہی رحم و کرم کا آسماں ہے

وہی روئے حرم کی ہر دمک ہے
حدِ احمد مکاں سے لا مکاں ہے

کھِلا ہے گل کدہ دم سے اسی کے
کہ مہکا اس سے ہی سارا سماں ہے

وہی طٰسٓ ہے طٰہٰ وہی ہے
وہی ہادی امامِ مرسلاں ہے

اُسی کا در سہارا سائلوں کا
اُسی در کا گداگر کامراں ہے

وہی مہرِ امم ہمدرد اعلیٰ
وہ سائل کی رسائی ہے اماں ہے

اسی کے واسطے عالم ہوا ہے
اے سائل وہ مرا دارالاماں ہے

* * * * *

موسمِ گل کے ہر گل کی ہے وہ مہک
سرورِ مرسلاں کی ہے ساری دمک

کالی کملی کو اوڑھے ہوئے آئے وہ
ملحدوں محسدوں کی مٹی ہر للک

لاکھ احساں رسولوں کے سلطاں کا ہے
رک گئی اسمِ صلِ علی سے رڑک

روح کو آسرا اور دل کو سکوں
مٹ گئی سارے درد و الم کی کسک

وہ دلارِ الٰہ وہ امامِ رسل
اس کے در کے گدا کو ہے کا ہے کھٹک

اس کو لاکھوں کروڑوں درود و سلام
دے رہا ہے الٰہ اور لاکھوں ملک

سائلوں اور گداؤں کے وارے ہوئے
اسمِ احمد ﷺ کی سائل ہے ساری لہک

*****

رپورٹ قومی سیرت کانفرنس 2014

منظرِ عارفی

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 12 ربیع الاول 1435 ہجری بروز منگل 14 جنوری 2014 تقریبا سوادس بجے کم از کم میں نے پہلی بار ایوان صدر میں قدم رکھا 11 بجے کے قریب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان عزت ماب جناب سید ممنون حسین صاحب تشریف لائے اپ کی تشریف اوری کے ساتھ ہی قومی ترانہ شروع ہوا صدر پاکستان کے مسند نشین ہوتے ہوئے اپ کی اجازت سے کانفرنس کا اغاز ہو گیا۔

تلاوت کے فرائض کاری محمد نظیر نے انجام دیے انہیں وزارت نے قرات میں فرسٹ پرائز دیا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سعادت زید عالم نے حاصل کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور وابین المذاہب ہم اہنگی جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد وزارت کے دیے ہوئے موضوع سرکاری مناسب و ذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں پر سلسلہ تقاریر کا اغاز ہوا سب سے پہلے تقریر مفتی پاکستان جناب مفتی منیب الرحمن صاحب نے کی بعد ازاں جناب قاری محمد حنیف جالندھری صاحب جناب ڈاکٹر محمد یاسر ظفر جناب علامہ امین شہیدی تلاوت کے فرائض کاری محمد نظیر نے انجام دیے انہیں وزارت نے قرات میں فرسٹ پرائز دیا نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سعادت زید عالم نے حاصل کی وزیر مملکت برائے مذہبی امور وابین المذاہب ہم اہنگی جناب پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب کے خطبہ استقبالیہ کے بعد وزارت کے دیے ہوئے موضوع سرکاری مناسب و

ذرائع کا ذمہ دارانہ استعمال تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں پر سلسلہ تقاریر کا اغاز ہوا سب سے پہلے تقریر مفتی پاکستان جناب مفتی منیب الرحمن صاحب نے کی بعد ازاں جناب قاری محمد حنیف جالندھری صاحب جناب ڈاکٹر محمد یاسر ظفر جناب علامہ امین شہیدی صاحب نے درج مالا بالا موضوع پر تقاریر کی جو اپنے تمام تر سیاق وسباق کے ساتھ نہایت اہم تھی علماء کی تقاریر کے بعد بدست صدر پاکستان فرسٹ پرائز حاصل کرنے والے جن 11 افراد کے انعامات سے نوازا گیا ان کے نام درج ذیل ہیں کاش کہ بقیہ انعام یافتگان کو بھی صدر پاکستان کے ہاتھوں انعام حاصل کرنے کا موقع دیا جاتا۔

(1)۔ ڈاکٹر محمد رفیق، لاہور۔/سیرت (مکی دور میں مخالفینِ اسلام کا طرزِ عمل اور نبوی حکمتِ عملی۔

(2)۔ ڈاکٹر محمد مشتاق کلوٹا کراچی،/سیرت بچوں کے لیے (پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنِ سلوک)

(3)۔ منظر پھلوری، اول ٹوبہ ٹیک سنگھ (ارحم عالم غیر منقوط نعتیہ مجموعہ)

(4)۔ اصغر جاوید، (سوہنے دی سوہنی سیرت، پنجابی زبان)

(5)۔ محمد عرفان (فخر انبیا)

(6)۔ ڈاکٹر منیر لغاری (سرائیکی زبان میں عاشق جناں دا خدا اے)

(7)۔ مولانا عبدالقادر، حسنی (سیرتِ رسول)

(8)۔ ڈاکٹر محمد عرفان خٹک، پشتو (انوارِ احمد)

(9)۔ عبدالرحیم عظیمی، سندھی (کتاب کا نام معلوم نہ ہوسکا)

(10)۔ پروفیسر صلاح الدین ثانی، کراچی (علومِ اسلامیہ بین الاقوامی میگزین)

(11)۔ محترمہ شگفتہ عمر، (حج وعمرہ کے احکام)

تقریب کے اختتام پر انعامات (ایک شیلڈ اور سرٹیفیکیٹس کے ساتھ) کے بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جناب آصف نے تمام اہم تجاویز اور رسومات کے مشاہدات

پیش کیے۔

تقریب تقسیم انعامات ایک شیلڈ اور سرٹیفکیٹ کے ساتھ بعد وفاقی وزیر برائے مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی جناب سردار یوسف خان نے کلمات تشکر سے نوازا مہمان خصوصی صدر پاکستان کے خطاب کے بعد دعا ہوئی جو پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے کی اس درخواست پر کے صدر پاکستان خود سید صاحب ہیں دعا فرمائیں تو زیادہ اچھا ہوگا صدر پاکستان نے دعا فرمائی ان عام یافتگان نے صدر پاکستان سے عمرہ پر بھیجنے کی درخواست بھی کی (جو منظر پھلوری صاحب نے کی تھی) جس پر صدر پاکستان نے فرمایا میں وزیر مملکت سے سفارش کروں گا اگر ان کے پاس انتظامات موجود ہیں تو ضرور اپ کو عمرہ پر بھیجیں گے بعد ازاں زہرانہ کے بعد ایوان صدر میں ہونے والی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

ایوان صدر سے یہ انعام یافتگان کے لیے مخصوص منسٹری میں لایا گیا۔ منسٹری میں ہونے والی تقریب کا احوال یہ ہے کہ تلاوتِ کلامِ پاک کی سعادت قاری عمران ضیاء نے حاصل کی۔

وزارت نے تلاوت پر دوم انعام دیا۔ اس کے بعد معروف نعت خواں اسید عالم نے نعت شریف پیش کی۔

قومی سیرت کانفرنس کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب سید مشاہد حسین صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

رہے تھے جبکہ ڈائریکٹر جنرل جناب اکرام اللہ خان صاحب وزیر مملکت سردار محمد یوسف خان صاحب کے ساتھ اسٹیج پر تشریف فرما تھے منسٹری میں تمام انعامات جناب سردار محمد یوسف کے ہاتھوں تقسیم ہوئے سابقہ ادوار میں انعام یافتگان کو یہ سعادت وزیر اعظم صاحب کے ہاتھوں نصیب ہوتی تھی اس بار وزارت کو 68 کتب و رسائل وصول ہوئے تھے جن میں سے 20 کو پرائز دیے گئے 11 کا ذکر اوپر کر دیا گیا ہے بقیہ نو کتب و رسائل کے مصنفین کی رپورٹ ملاحظہ ہو

1۔ مولانا ارسلان سیرت دوم /آ ثار نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تصویری البم

2۔ ابو طلحہ محمد اظہار الحسن خوشاب سیرت سوم مجھے حضور سے محبت ہے 3۔ محمد طاہر صدیقی فیصل آبا/ د دوم نعتیہ مجموعہ اعزاز حضوری

4۔ منظر عارفی کراچی سوم/منظوم احادیث انہی مشلوں سے دیے جلے۔

5۔ محمد فہیم عالم لاہور/ دوم سیرت بچوں کے لیے حدیث کہانی اجنبی خیر خواہ

6۔ محمد حسن رضوی سوم/ معارف اولیاء

7۔ عبدالرحمن سالح دوم/کواٹرلی ان سائیڈ میگزین

8۔ نگار سجاد ظہیر کراچی کتاب مسلمانوں میں انتہا پسندی کا اغاز خوارج کا ایک مطالعہ

9 / صالحہ عثمان غنی سیرت بچوں کے لیے سوم کتاب جنت کے دلکش نظارے اس بار وزارت کو دیے گئے موضوعات پر 103 مقالات وزارت کو موصول ہوئے جن میں 21 کو پرائز دیے گئے تقریب کے آخر میں صدر مملکت برائے مذہبی امور و بین المذاہب ہم اہنگی کے اختتامی تقریر کے بعد چائے اور لوازمات سے شرکا کی تواضع کا انتظام کیا گیا وزیر مملکت دیر تک موجود رہے اور ہم میں سے اکثر لوگ ان سے گفتگو کرتے رہے اس طرح قریبا تین بجے سے پہر جبکہ پچھلے کئی دنوں کے مقابلے میں اسلام آباد کا موسم خاصہ نرم پڑ چکا تھا 12 ربیع الاول 1435 ہجری بمطابق 14 جنوری 2014 میں ہونے والی یہ قومی سیرت کانفرنس اختتام کو پہنچی۔